بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہٴ راشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 01 اکتوبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یورپ، اسپین اور سِسلی میں تبلیغ کے ضمن ایک تقریر کرتے ہوئے حضرت عمرؓ کے زمانے کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابو عبیدہؓ نے شام کی لڑائی میں سپاہیوں کی کمی اور دشمن کی تعداد زیادہ ہونے پر حضرت عمرؓ کو مزید فوج بھیجنے کی درخواست کی۔ حضرت عمرؓ نے مختلف قبائل سے مشورہ کے بعد ایک قبیلہ سے نوجوان جمع کر کے حضرت ابو عُبیدہؓ کو لکھا کہ تین ہزار سپاہی اور تین ہزار کے برابر عمرو بن معدی کرب کو تمہاری مدد کے لیے بھیج رہا ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک نوجوان کو اگر تین ہزار آدمی کے مقابلہ میں بھیجا جائے تو وہ کہے گا کہ یہ خلافِ عقل بات ہے لیکن اُن لوگوں نے اپنے ایمان کی مضبوطی اور خلیفہٴ وقت کی بات کو اہمیت دینے کی وجہ سے اکیلے عمرو بن معدی کرب پر اعتراض کے بجائے بڑی شان و شوکت سے نعرے لگا کر اُس کا استقبال کیا جس کی وجہ سے دشمن سمجھا کہ شاید لاکھ دو لاکھ فوج مسلمانوں کی مدد کو آگئی ہے اور ڈر کے مارے میدان جنگ سے شکست کھا کر بھاگ گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ سرِدست ہمیں بھی اسی طرح اپنے دل کو اطمینان دینا ہوگا۔ آپؓ بتا رہے تھے کہ یورپ میں سپین میں اور سسلی وغیرہ میں تبلیغ کس طرح کرنی ہے اس ضمن میں یہ واقعہ بیان کیا۔

فتوحاتِ مصر میں جنگ فرما قابل ذکر ہے۔ فرما بحیرۂ روم اور پلوزی کے دہانے کے قریب دریائے نیل کے ساتھ ایک پہاڑی پر آباد مصر کا ایک مشہور شہر ہے۔ علامہ شبلی نعمانی کے مطابق بیت المقدس کی فتح کے بعد حضرت عمرو بن عاص کے اصرار پر حضرت عمرؓ نے حضرت عمرو بن عاص کو چار ہزار کا لشکر دے کر مصر کی طرف روانہ کیا لیکن ساتھ یہ بھی حکم دیا کہ اگر مصر پہنچنے سے پہلے میرا خط ملے تو واپس لوٹ آنا۔ اس بارہ میں مختلف روایات ملتی ہیں

لیکن درست یہی معلوم ہوتی ہے کہ مصر کی حدود کے اندر عریش میں اُنہیں خط ملا تھا اور مصر میں داخل ہونے کے بعد پھر اُنہیں آگے ہی بڑھنا تھا کیونکہ مومن کا اُٹھتا قدم پیچھے نہیں ہٹتا۔ رومیوں نے اسلامی لشکر کی معمولی اور اپنی زیادہ تعداد و تیاری دیکھ کر مسلمانوں کا حوصلہ جلد ہی پست ہونے کے خیال سے اپنے آپ کو قلعہ بند کر لیا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ نے کئی مہینے کے محاصرے کے بعد قلعہ سے باہر نکلی رومی افواج کی ایک جماعت سے لڑائی کے بعد اُن کو مغلوب کر کے فتحِ مبین کا راستہ صاف کر دیا۔

حضرت عمرو بن عاصؓ نے شام کے راستے پر فسطاط سے تیس میل دُور ایک شہر کی فتح کے لیے رُخ کیا تو رومی فوج نے لڑائی کی غرض سے آپؓ کا راستہ روک لیا۔ لڑائی کے بجائے آپؓ نے اسلام لانے اور جزیہ دینے کی تجویز پیش کرتے ہوئے اہلِ مصر سے صلہ رحمی اور احسان کا سلوک کرنے کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کا بھی ذکر کیا۔ آپؓ کی طرف سے چار دن کی مہلت کے باوجود مصر کے حاکم ارطبون نے بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ راتوں رات مسلمانوں پر حملہ کر کے اچھی خاصی تعداد شہید کر دی جبکہ وہ اپنے ایک ہزار سپاہی قتل اور تین ہزار گرفتار ہونے پر میدان جنگ سے بھاگ گیا۔ بلبیس میں ایک مہینہ تک لڑائی جاری رہنے کے بعد آخر مسلمانوں کی فتح ہوئی۔

جنگی کشمکش کے دوران قبطیوں کے سردار مقوقس کی چہیتی بیٹی ارمانوسہ گرفتار ہوئی۔ حضرت عمرو بن عاصؓ نے آیت (هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کیا احسان کی جزا احسان کے سِوا بھی ہو سکتی ہے؟) کے حوالے سے مقوقس کی جانب سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ہدیہ بھیجنے کی وجہ سے مقوقس کی بیٹی کو اُس کے تمام جواہرات اور خدمت گزاروں کے ساتھ نہایت عزت و احترام سے واپس بھیج دیا۔ واپس ہوتے ہوئے اس کی خادمہ نے ارمانوسہ سے کہا ہم ہر طرف سے عربوں کے گھیرے میں ہیں۔ ارمانوسہ نے کہا میں عربی خیمے میں جان اور عزت کو محفوظ سمجھتی ہوں لیکن اپنے باپ کے قلعہ میں اپنی جان کو محفوظ نہیں سمجھتی۔ پھر جب وہ اپنے باپ کے پاس پہنچی تو اس کے ساتھ مسلمانوں کا برتاؤ دیکھ کر وہ بہت خوش ہوا۔

تمام صحابہ کرامؓ نے حضرت عمرو بن عاصؓ کے فیصلے کو درست قرار دیا۔ یہ واقعہ مسلمانوں کی دانش مندی اور اخلاقی برتری کی دلیل ہے۔

دریائے نیل پر خلیج تراجان کے منبع کے پاس، جہاں آجکل قاہرہ کا محلہ ازبکیا ہے وہیں اس زمانے میں اُم دنین کی بستی واقع تھی جسے رومیوں نے قلعہ بند کر رکھا تھا اس لحاظ سے اُم دنین کو مصریوں کی سب سے پہلی دفاعی چوکی کہا جا سکتا ہے۔ اُم دنین کے قریب جا کر مسلمانوں نے پڑاؤ ڈالا رومیوں نے قلعہ بابلیون میں اپنی بہترین فوج پہنچا

دی تھی اور ام دنین کے قلعہ کو خوب اچھی طرح مضبوط کر کے جنگ کے لئے تیار ہو گئے تھے وہ جانتے تھے کہ عربوں سے کھلے میدان میں لڑنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ ام دنین کی فوجیں کبھی کبھار نکلتیں اور ناکام جھڑپوں کے بعد واپس ہو جاتی۔ کئی ہفتے اسی طرح گزر گئے۔ اسی اثنا میں حضرت عمرؓ نے اسلامی لشکر کی مدد کے لئے چار ہزار سپاہی بھیجے۔ حضرت عمرؓ نے یہ کمک بھیجنے کے ساتھ حضرت عمرو بن عاص کو خط لکھا کہ اب تمہارے ساتھ بارہ ہزار مجاہدین ہے۔ یہ تعداد کمی کی وجہ سے کبھی مغلوب نہیں ہو گی۔ رومی جنگجو قبطیوں کو ساتھ لے کر مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلے۔ دونوں فوجوں میں شدید لڑائی ہوئی اور دشمن کو شکست ہوئی۔

متفرق فتوحات کے بارے میں ذکر ہے کہ ام دنین کی فتح کے بعد سب سے پہلے فیوم کے پورے صوبے پر اور عین الشمس میں مسلمانوں نے رومیوں پر فتح حاصل کی۔ صوبہ منوفیہ کے دو شہروں اثریب اور منوف پر فتح پائی۔ قلعہ بابلیون یا فسطاط کے سات ماہ کے محاصرے کے بعد اندر جا کر لڑتے ہوئے قلعہ فتح کیا۔

فسطاط کی فتح کے بعد حضرت عمرؓ نے اسکندریہ کی فتح کی بھی اجازت دے دی۔ اسکندریہ کا محاصرہ نو ماہ تک جاری رہا۔ حضرت عمرؓ کو تشویش ہوئی اور آپؓ نے خط لکھا کہ شاید تم لوگ وہاں رہ کر عیش پرست ہو گئے ہو ورنہ فتح میں اس قدر دیر نہ ہوتی۔ اس پیغام کے ساتھ مسلمانوں میں جہاد کی تقریر کرو اور حملہ کرو۔ حضرت عمرؓ کا یہ خط سنانے کے بعد حضرت عمرو بن عاص نے حضرت عبادۃ بن صامت کو بلایا اور علم ان کے سپرد کیا۔ مسلمانوں نے نہایت شدید حملہ کیا اور شہر فتح کر لیا۔ اسی وقت حضرت عمرو نے مدینہ قاصد روانہ کیا اور اس کو کہا کہ جس قدر تیز جا سکو جاؤ اور امیر المؤمنین کو خوشخبری سناؤ۔ قاصد دوپہر کے وقت مدینہ پہنچا اس خیال سے کہ یہ آرام کا وقت ہے پہلے سیدھا مسجد نبوی کا رخ کیا۔ اتفاق سے حضرت عمر کی لونڈی ادھر آ نکلی اور اس نے اسی وقت جا کر امیر المؤمنین کو خبر دی۔ فتح کا حال سن کر حضرت عمرؓ زمین پر گرے اور سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے قاصد سے پوچھا کہ میرے سیدھے میرے پاس کیوں نہیں آئے اس نے کہا کہ میں نے سوچا کہ آپ آرام کر رہے ہوں گے۔ فرمانے لگے تم نے میرے متعلق یہ کیوں گمان کیا۔ میں دن کو سوؤں گا تو خلافت کا بار کون اٹھائے گا۔

اسکندریہ کی فتح کے ساتھ سارا مصر فتح ہو گیا۔ ان معرکوں میں کثرت سے قیدی بنائے گئے۔ حضرت عمرؓ نے تمام قیدیوں کے متعلق حضرت عمرو کو بذریعہ خط ارشاد فرمایا کہ سب کو بلا کر کہہ دو کہ ان کو اختیار ہے کہ مسلمان ہو جائیں یا اپنے مذہب پر قائم رہیں۔

اسکندریہ کی فتح کے ضمن میں مخالفین بالخصوص عیسائی مصنفین کی طرف سے حضرت عمرؓ کے حکم پر دار کتب اسکندریہ یعنی لائبریری کو چھ ماہ تک جلتی آگ میں جلانے کے اعتراض کے ساتھ یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی

جاتی ہے کہ مسلمان نعوذ باللہ علم و عقل کے مخالف تھے۔ حالانکہ جس قوم کو اُس کے راہنما یعنی رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہو کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے۔ ایسے لوگوں پر کتب خانے کو جلانے کا الزام لگانا عقل اور درایت کے اصولوں کے خلاف ہے۔ بہت سے عیسائی اور یورپین محققین نے بھی ثابت کیا ہے کہ اسکندریہ کے کتب خانے کے جلائے جانے کا واقعہ سراسر بناوٹی اور جعلی قصہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اپنی کتاب تصدیق براہین احمدیہ میں بھی اس اعتراض کا بھرپور دلائل کے ساتھ پُر زور ردّ فرمایا ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں اسلامی سلطنت مشرق میں دریائے جیحون اور دریائے سندھ سے لے کر مغرب میں افریقہ کے صحراؤں تک اور شمال میں ایشیائے کوچک کے پہاڑوں اور آرمینیا سے لے کر جنوب میں بحر الکاہل اور نوبہ تک ایک عالمی ملک کی شکل میں دنیا کے نقشہ پر نمودار ہوئی اور سب نے اسلام کے سایۂ عدل اور رحمت میں امن اور سکون کی زندگی گزاری۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے اجازت دی کہ اگر تمہیں کوئی شخص تھپڑ مارے تو تم بھی اُسے تھپڑ مارو، وہاں اُس نے یہ بھی کہا کہ اگر تم مقابلہ کرنا مصلحت کے خلاف سمجھو تو خاموش رہو اور تھپڑ کا جواب مت دو۔ اس اَمر کی دلیل نہیں ملتی کہ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے افغانستان اور بخارا کے قبائل اور کُردوں کے ظلم پر اُن کو معاف کیوں نہ کر دیا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ جانتے تھے کہ بعض قبائل نے مسلمانوں پر حملہ نہیں کیا بلکہ خدا نے حملہ کیا ہے تا کہ مسلمان بیدار ہوں اور ان کے اندر ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی پیدا ہو۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس حوالے سے ایک خطبہ میں جماعت کو نصیحت فرمائی کہ مصائب اور مشکلات ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والے ہونے چاہئیں اور یہی فتوحات کا پھر ذریعہ بنتے ہیں۔ اگر ان باتوں میں ہم صرف ڈر کے پیچھے پیچھے رہتے رہیں اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کریں تو پھر ترقی نہیں ہو سکتی۔ جب ترقیات مل جائیں اور مصائب ختم ہو جائیں تب ان دنوں میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے اور ہمیں اپنی روحانی ترقی اور روحانی بہتری کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ آج کل بھی ہر احمدی کے لیے یہی بات سمجھنے والی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔